پیغامِ حج

۱۴۲۶ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

" فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا. " (۱)

مسلمان بھائیو اور بہنو!

ایامِ حج درحقیقت امید و نوید کے دن ہیں۔ مراسم و مناسکِ حج کے دوران ایک طرف خانۂ توحید کے مسافروں کے درمیان موجود ہم بستگی کی عظمت و شان و شوکت لوگوں کے دلوں کو امید سے معمور کر دیتی ہے اور دوسری طرف ذکرِ الٰہی کی برکت سے لوگوں کو جو طراوت و تازگی حاصل ہوتی ہے اس سے رحمتِ خداوندی کے دروازے کھلنے کی خوشخبری فراہم ہوتی ہے۔

رمز و راز سے مالا مال ان مناسکِ حج کی ادائیگی کے بعد جو بذاتِ خود خشوع و خضوع اور ذکرِ الٰہی سے بھرپور ہوتے ہیں حاجیوں کو دوبارہ ذکرِ خدا کی طرف مدعو کیا جا رہا ہے اور اس تاکید کی وجہ یہ ہے کی یادِ خدا افسردہ دلوں کو تازگی اور طراوت عطا کرتی ہے اور بندگانِ خدا کے قلوب ایمان اور امید کے نور سے منور ہو جاتے ہیں۔ اور جب دل امید اور ایمان سے لبریز ہوتا ہے تو وہ آدمی کو

مکر وفریب اور لغزشوں سے بھرے ہوئے پُر پیچ راستوں کو طے کرنے اور کامیابی وکامرانی کی منزلوں تک رسائی حاصل کرنے کی صلاحیت عطا کر دیتا ہے۔ حج کی معنویت اسی ذکرِ خداوندی میں ہے جس کو اعمالِ حج کی روح میں پوری طرح شامل کر دیا گیا ہے۔ لہٰذا ذکرِ الٰہی کے اس بابرکت ومبارک سرچشمے کو مراسمِ حج کے خاتمے کے بعد بھی جاری رہنا چاہئے اور حج کے دوران جو نعمتیں حاصل ہیں انھیں قائم وباقی رہنا چاہئے۔ آج انسان زندگی کے مختلف شعبوں میں اپنی غفلتوں کی قربانی بنا ہوا ہے۔ جہاں غفلت ہے وہاں اخلاقی پستی ونابودی، فکری انحراف اور روحانی شکست کی موجودگی ضروری ہے اور یہی وہ نقصانات ہیں جن کی وجہ سے دھیرے دھیرے لوگوں کی شخصیت مضمحل اور بکھر جاتی ہے۔ اس کے علاوہ اقوام کی شکست اور تمدنوں کے درمیان انتشار وافتراق کا سبب بھی انہی نقصانات میں پوشیدہ ہے۔ حج اس غفلت سے نجات کے لئے اختیار کی جانے والی اہم اسلامی تدبیرں میں سے ایک ہے۔

مراسمِ حج کے بین الاقوامی ہونے کی وجہ سے حج دنیا والوں تک یہ پیغام پہنچانا چاہتا ہے کہ ہر مسلمان کے انفرادی فریضے سے ہٹ کر اجتماعی حیثیت واعتبار سے امتِ اسلامیہ پر حج یہ ذمے داری عائد کرتا ہے کہ وہ غفلت وگمراہی سے دوری وعلیحدگی اختیار کئے رہیں۔ اس الٰہی فریضے کے دوران موجود عبادات اور مناسکِ حج کے سائے میں ہم لوگوں کو یہ موقع حاصل ہوتا ہے کہ ہم اپنی غفلت آمیز وابستگی اور ذلت آمیز غلامی اور اسیری، لذت پسندی، ہوس پرستی اور عیش وعشرت طلبی سے دوری وعلیحدگی اختیار کر لیں۔ مراسمِ حج کے دوران احرام وطواف، نماز وسعی اور وقوف ہم لوگوں کو خدا کی یاد سے مالامال بناتے ہوئے الٰہی سرحدوں سے نزدیک کر دیتے ہیں اور ہم خداوندِ عالم سے عشق ومحبت کی لذت سے بخوبی آشنا ہو جاتے ہیں۔

دوسری طرف اس عدیم المثال اجتماع کی شان وشوکت ہم لوگوں کو عظیم الشان اور عالمگیر ملتِ اسلامیہ کی ان حقیقتوں سے آشنا کر دیتی ہے جو قومی، نسلی، رنگی اور زبانی سرحدوں سے بہت آگے ہیں۔ حجاجِ کرام کی یہ جماعت غیر معمولی ہم آہنگی کی حامل ہے اور ان حاجیوں کی

زبانیں ایک ہی ترانہ گنگناتی ہیں اور یہ تمام انسانی جسم وقلب ایک ہی قبلے کی طرف متوجہ ہوا کرتے ہیں۔ یہ لوگ بظاہر دسیوں ملکوں کی نمائندگی کرتے ہیں، لیکن یہ سب ایک ہی مجموعے سے وابستہ ہیں اور وہ عظیم مجموعہ امتِ اسلامیہ ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ امتِ اسلامیہ اپنی زندگی کی ایک لمبی مدت عالمِ غفلت میں بسر کر چکی ہے اور ہماری موجودہ علمی اور عملی پسماندگی اور سیاست وتجارت اور صنعت واقتصاد کے میدان میں ہماری مفلوک الحالی و بے سروسامانی دراصل ہماری ماضی کی غفلتوں اور گمراہیوں کا تلخ نتیجہ ہے، اور آج عالمی سطح پر جو اہم حوادث وواقعات رونما ہو چکے ہیں یا رونما ہونے والے ہیں، ان کو نگاہ میں رکھتے ہوئے امتِ اسلامیہ کے لئے یہ لازمی ہو جاتا ہے کہ وہ اپنی گزشتہ غفلتوں اور کوتاہیوں کی تلافی کرے۔

یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ عصرِ حاضر میں رونما ہونے والے بعض حوادث تلافی طلب تحریک کی شروعات کی خوشخبری دے رہے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ آج عالمی سامراج مسلمانوں کی بیداری، مسلمانوں کے درمیان موجود اسلامی اتحاد اور علم ودانش نیز سیاست وایجادات کی دنیا میں مسلمان قوموں کی حالیہ ترقی کو اپنے عالمی تسلط اور غلبے کی راہ میں بہت بڑی رکاوٹ محسوس کرتا ہے اور اس کی مخالفت اور اسے مٹا دینے کے لئے ہمہ تن سرگرمِ عمل ہے۔ سابقہ اور جدید سامراجیت کے دور میں ہونے والے تجربات آج مسلمانوں کی نگاہوں کے سامنے موجود ہیں۔ یہ جدید ترین سامراجیت کا زمانہ ہے اور ہمیں اپنے تجربات سے درس حاصل کرنا چاہئے اور دشمن کو دوبارہ پہلے سے زیادہ مدت کے لئے اپنی تقدیر پر ہرگز مسلط نہ ہونے دینا چاہئے۔

گزشتہ تلخ وتاریک دور میں مغربی سامراجیت نے مسلمان قوموں اور ملکوں کو کمزور اور پسماندہ بنائے رکھنے کے لئے ہر ممکن ثقافتی، اقتصادی، سیاسی اور فوجی ہتھکنڈوں کا بھرپور استعمال کیا اور ان پر تفرقہ وفقر اور جہالت ومفلوک الحالی مسلط کر دی۔ ہمارے اکثر سیاسی رہنماؤں کی کمزور نفسی، غفلت، کاہلی اور ہمارے اکثر ثقافتی ماہرین کی ذمے داریوں سے دوری وعلیحدگی نے ان سامراجی طاقتوں کی بھرپور مدد کی، جس کا نتیجہ ہماری دولت وثروت کی تباہی اور امتِ اسلامیہ کی

ذلت ورسوائی کی صورت میں برآمد ہوا اور ہم اپنی شناخت اور اپنی آزادی سے پوری طرح محروم ہو گئے۔ مسلمان قوم کی حیثیت سے ہم روز بروز کمزور ہوتے چلے گئے اور غیر معمولی لوٹ کھسوٹ میں سرگرم لٹیروں کی تسلط طلب خواہشات میں روز بروز اضافہ ہوتا چلا گیا اور یہ لٹیرے پہلے سے زیادہ طاقتور ہو گئے۔ لیکن آج مجاہدوں کی غیر معمولی قربانی اور رہنماؤں کی صداقت وشجاعت کی وجہ سے اسلامی دنیا کے بعض حصوں میں اسلامی بیداری کو غیر معمولی وسعت ومقبولیت حاصل ہو چکی ہے اور اکثر اسلامی ممالک کے نوجوان عوام اور ان کا دانشور طبقہ میدانِ عمل میں موجود ہے اور اکثر مسلمان حکمرانوں اور سیاسی ماہروں نے اقتدار طلب غداروں کو اچھی طرح سے پہچان لیا ہے اور ان کے تمام اسلام دشمن ہتھکنڈے ناکام ہو چکے ہیں۔ اسی وجہ سے عالمی سامراجیت کے سربراہوں نے ملتِ اسلامیہ پر اپنے دیرینہ تسلط کو قائم رکھنے کے لئے نئے ہتھکنڈوں کو استعمال کرنا شروع کر دیا ہے' تاکہ ان کے ناجائز اقتدار کی تقویت ہوتی رہے۔

انسانی حقوق کی حمایت اور جمہوریت پسندی کا نعرہ نئے سامراجی ہتھکنڈوں میں سے ایک ہے۔ آج بڑا شیطان انسانیت دشمن بے رحمی اور شرارتوں کا مجسمہ بنا ہوا ہے۔ اپنے ہاتھ میں انسانی حقوق کی طرفداری کا پرچم لئے ہوئے مشرقِ وسطیٰ کے عوام کو جمہوریت کی دعوت دے رہا ہے۔ ان ممالک میں امریکی جمہوریت کے قیام کا مطلب یہ ہے کہ ان ممالک پر امریکہ کے غلام حکمرانوں کو سازش' رشوت' جھوٹے پروپیگنڈے اور بظاہر عوامی لیکن بباطن امریکی چناؤ کی مدد سے مسلط کر دیا جائے' تاکہ یہ حکام ہمیشہ امریکہ کی فرمانبرداری میں سرِ تسلیم خم کئے رہیں اور امریکی سامراجی مقاصد کی تکمیل کی راہ میں کوئی رکاوٹ پیدا نہ ہونے پائے۔

ان سامراجی مقاصد میں اسلام پسندی کی تحریکوں کی سرکوبی اور اسلامی قدروں کو گوشۂ تنہائی وگمنامی میں دھکیلنا سرِ فہرست ہے۔ آج تمام امریکی اور دیگر تسلط پسند واقتدار پرست سیاسی وابلاغی وسائل کے ذریعے اسلامی بیداری کی تحریک کو بے اثر کر دینے یا پوری طرح کچل ڈالنے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔ لہٰذا آج اسلامی قوموں کو مکمل ہوشیاری اور غیر معمولی سوجھ بوجھ سے

کام لیتے ہوئے حالات پر بھرپور نگاہ رکھنی چاہیے۔ آج علما' مذہبی رہنماؤں' دانشوروں' مفکروں' یونیورسٹی کے پروفیسروں' مصنفوں' شاعروں' فنکاروں' ماہروں اور نوجوانوں کو ہوشیاری اور بروقت اقدام سے کام لینا چاہیے اور عالمی سطح پر لوٹ کھسوٹ اور خورد برد کرنے والے امریکہ کو یہ موقع نہیں دینا چاہیے کہ وہ اسلامی دنیا پر اپنے تسلط کے نئے دور کی شروعات کر سکے۔

ان اقتدار پسندوں کی زبان سے جمہوریت طلبی کا نعرہ ہرگز قابلِ قبول نہیں' جو برسوں سے ایشیا' افریقہ اور امریکہ میں تانا شاہی حکومتوں کا دفاع کرتے چلے آرہے ہیں۔ قتل وغارتگری اور دہشت گردی کے خلاف جدوجہد کا دعویٰ ان لوگوں کو زیب نہیں دیتا ہے جو صہیونی دہشت گردی کے مروج وعلمبردار اور عراق وافغانستان میں قتل وغارتگری اور انسانیت سوز گھناؤنے مظالم کا بازار گرم کیے ہوئے ہیں۔ وہ لوگ تہذیبی اور تمدنی حقوق کی طرفداری کے دعویدار کیسے ہو سکتے ہیں جو شارون جیسے ظالم اور خونخوار کو فلسطین کے بے گناہ عوام پر برسوں سے مسلط کیے ہوئے ہیں اور آئے دن ان ظالموں کی وحشیانہ روش کی حوصلہ افزائی کرتے رہتے ہیں۔ درحقیقت حقوقِ بشر اور جمہوریت کی حمایت کا دعویٰ ایک ایسا فریب ہے جس پر لعنت وملامت کرنا واجب ہے۔ گوانتانا موٗ ابوغریب اور یورپ کے خفیہ قید خانوں میں وحشیانہ مظالم کے مرتکب' ملتِ عراق وفلسطین کی ذلت ورسوائی کی زمین ہموار کرنے والے اور سرزمینِ عراق وافغانستان میں مسلمانوں کے خون کے پیاسے نام نہاد اسلامی گروہوں کو ایجاد کرنے والے لوگوں کو قطعی طور پر یہ حق حاصل نہیں کہ وہ انسانی حقوق جیسا لفظ اپنی زبان سے جاری کریں۔ امریکہ اور برطانیہ کی حکومتیں ملزموں پر صرف جبر وجور ہی نہیں بلکہ سڑکوں پر ان کے قتلِ عام کو بھی جائز اور قانونی سمجھتی ہیں اور عدالتی حکم کے بغیر عام شہریوں کی ٹیلی فون پر ہونے والی گفتگو کو خفیہ طور پر سننا بھی روا سمجھتی ہیں۔ آخر ایسی حکومتیں خود کو انسانی حقوق کا محافظ کیسے قرار دے سکتی ہیں؟! وہ حکومتیں جو کیمیائی اور ایٹمی اسلحوں کی ایجاد اور عصرِ حاضر میں ان کے استعمال کے ذریعے اپنی عصری تاریخ کے چہرے کو سیاہ کر چکی ہیں' وہ خود کو ایٹمی اسلحوں کی روک تھام کرنے والی جماعت کا متولی کیسے بنا سکتی ہیں۔

مسلمان بہنو اور بھائیو!

آج دنیا بالخصوص اسلامی دنیا نہایت حساس دور سے گزر رہی ہے' ایک طرف پوری اسلامی دنیا میں بیداری کی لہر دوڑ رہی ہے اور دوسری طرف امریکہ اور دیگر استکباری وسامراجی طاقتوں اور حکومتوں کا غدار چہرہ جھوٹ اور ریاکاری کے پردے سے باہر آ چکا ہے۔ ایک طرف دنیائے اسلام کے بعض حصوں میں اقدار وشناخت کی بازیابی کے لئے ایک تحریک کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے اور اسلامی جمہوریہ ایران جیسے باعظمت ملک میں علم ودانش اور آزاد تکنیکی مہارت کے پودے دوبارہ لگائے جا چکے ہیں۔ اور جس خوداعتمادی نے ملک گیر پیمانے پر سیاسی اور سماجی ماحول کو دگرگوں کر ڈالا تھا' اس نے علم وتعمیر کی راہ اختیار کر لی ہے۔ جبکہ دوسری طرف دشمنوں کی سیاسی اور فوجی طاقت میں کمی اور زوال کے آثار نظر آنے لگے ہیں۔ آج ایک طرف عراق اور دوسری طرف فلسطین ولبنان امریکہ اور صہیونیت کی مشہور طاقت کی عاجزی اور کمزوری کی نمائش گاہ کا رنگ وروپ اختیار کئے ہوئے ہیں۔ مشرقِ وسطیٰ کے سلسلے میں امریکی سیاست اپنے ابتدائی مرحلوں میں ہی بڑی رکاوٹوں سے دوچار ہے اور اس سیاست کی ناکامی اس کے منصوبہ سازوں کے خلاف ایک اسلحہ کی حیثیت اختیار کر چکی ہے۔ آج مسلمان اقوام اور حکومتیں کوئی بھی ابتکاری اور ایجاداتی کام بذاتِ خود انجام دے سکتی ہیں اور کوئی بھی بڑا اور اہم کام شروع کر سکتی ہیں۔ مظلوم فلسطینی عوام کی حمایت وطرفداری' بیدار عراقی عوام کی حمایت' شام ولبنان اور دیگر ممالک کے استحکام واستقلال کی محافظت ہم سبھی لوگوں کا فریضہ ہے اور اس سلسلے میں مذہبی وسیاسی ماہرین' قومی وثقافتی افراد' جوانوں اور یونیورسٹی کے پروفیسروں کی ذمے داری سماج کے دیگر طبقات کے مقابلے میں کہیں زیادہ ہے۔ اسلامی مذاہب کی پیروی کرنے والوں کے درمیان وحدت وہمدلی اور قومی وفرقہ وارانہ اختلافات سے پرہیز ان سیاسی ومذہبی ماہروں کا سب سے نمایاں نعرہ ہونا چاہئے۔ ان لوگوں کو علمی ایجاد وتازگی وسیاسی نشاط ونوآوری وخوشحالی حاصل کرنے کے لئے باقاعدہ ثقافتی کوششیں کرنی چاہئیں اور ان مقاصد میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے اپنی ساری

طاقت وصلاحیت کا بھرپور استعمال کرنا چاہئے اور اپنے دعوتی منصوبے میں ان مقاصد کو اولیت دینی چاہئے۔

اسلامی دنیا حاکمیت اور انسانی حقوق کی حفاظت کے لئے مغرب کے بیکار اور بے سود نسخوں کی محتاج نہیں ہے۔ عوام الناس کی حاکمیت' اسلامی اور انسانی حقوق کی تعلیمات میں نمایاں حیثیت کی حامل ہے۔ علم ودانش کو صاحبانِ علم ودانش سے حاصل کرنا چاہئے' خواہ وہ کہیں اور کسی کے پاس ہو۔ واضح رہے کہ ہمیشہ شاگردی کی زندگی بسر نہیں کرنی چاہئے بلکہ ہمت وحوصلے کے ساتھ اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے ایجادات وانکشافات اور نوآوری کے میدان میں قدم آگے بڑھانا لازم ہے۔ مغربی قدروں نے مغربی ممالک میں اخلاقی زوال وانتشار' شہوت پسندی کی ترویج' دہشت گردی اور ہم جنس پرستی اور دیگر فاسد حرکتوں کا جو بازار گرم کر رکھا ہے' وہ ہم مسلمانوں کے لئے قطعی ناقابلِ تقلید ہے۔ اسلام اپنی عظیم قدروں کے ساتھ بنی نوع انسان کی نجات کا بہترین وسیلہ ہے۔ دیگر اقوامِ عالم کے ماہرین کا یہ فریضہ ہے کہ وہ ان قدروں کا دوبارہ مطالعہ کریں اور ان کو اپنے معاشرے میں رائج کرنے کی بھرپور کوشش کریں۔

اندھی اور وحشیانہ دہشت گردی نے آج عراق کے غاصبوں کا دامن تھام رکھا ہے اور وہ اس اسلامی ملک پر اپنے فوجی تسلط کو قائم رکھنے کے لئے بہانے کی تلاش میں سرگرداں دکھائی دیتی ہے' اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں یہ ایک نامناسب اور مذموم حرکت ہے۔ موجودہ حوادث کے سب سے پہلے ملزم امریکی واسرائیلی فوجی اور جاسوسی کے ماہرین ہیں' کیونکہ یہ دونوں گروہ عراق میں حکومت کی تشکیل کے لئے اختیار کی گئی راہ وروش پر پوری طرح اثر انداز ہیں' بلکہ یہ کام ان کے خباثت آمیز مقصد سے بہت قریب ہے۔

برادران وخواہرانِ اسلامی!

عالمگیر امتِ اسلامیہ کے جملہ مقاصد کی کامیابی کی ضمانت خداوندِ عالم پر توکل اور اس پر مکمل بھروسہ' قرآنی وعدے کے حتمی اور یقینی ہونے کا اعتماد اور اسلامی اتحاد کا استحکام ہے۔

''ذکراللہ'' جیسے غنی اور کارساز سرمائے سے مالامال حجِ بیت اللہ کا یہ فریضہ اور مناسکِ حج کے دوران حاجیوں کا یہ عظیم الشان اجتماع عظیم اسلامی مقاصد میں سربلندی کے لئے کوشاں تحریک کا بہترین آغاز ہوسکتا ہے۔اوراس جگہ سے یہ عظیم اسلامی تحریک عظمتوں اور بلندیوں کی طرف پرواز کرسکتی ہے۔اورمراسمِ حج کے دوران عالمی کفرواستکبار' یعنی سامراج سے برائت وبیزاری کو اس مقصد کی راہ میں پہلے قدم اور نمونۂ عمل کا درجہ حاصل ہے۔میں آپ سبھی محترم حاجیوں اور مسلمانوں کے لئے توفیقاتِ الٰہی اور حضرت ولی اللہ الاعظم کی دعا کا طالب ہوں۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سید علی خامنہ ای

ذی الحجہ ۱۴۲۶ھ

✿✿✿

حواشی:

(۱) پھر جب سارے مناسک تمام کرلو تو خدا کو اسی طرح یاد رکھو جس طرح اپنے باپ دادا کو یاد کرتے ہو بلکہ اس سے بھی زیادہ۔(سورۂ بقرہ۔آیت ۲۰۰)